معتمد ہو کے تجھے زہر کھلایا صد حیف — نام ہی نام کسی کام کا در اصل نہیں

سامرے میں تجھے دفنایا ابوالقاسمؑ نے — آسماں قدر نہ ہو دہر میں کیونکر وہ زمیں

تیرے روضہ میں جو پہنچا دے مجھے بخت رسا — دل میں آئے نہ کبھی آرزوئے خلد بریں

اے مجسم کرم، اے مرجع مخلوق خدا — نظر لطف سوء قدسیؔ ناشاد و حزیں

بہر خالق مددے بہر پیمبرؐ مددے — کہ مددگار مرا تیرے سوا کوئی نہیں

اپنی حالت نہ کہوں تجھ سے تو پھر کس سے کہوں — وہ کہاں جائے نہ جس کا کہ ٹھکانا ہو کہیں

دُر مقصود سے دامان تمنا بھر دے — تیرا مداح رہے کب تلک آخر غمگیں

جز تری مدح کے ممدوح خداوندِ جلیل — میرے دامان عمل میں، عمل خیر نہیں

منقبت حضرت ابوطالبؑ

ادیبہ بنت زہرا لنقوی ندیؔ الہندی

معلمہ جامعۃ الزہراء، تنظیم المکاتب، بڑا باغ، لکھنؤ

مدینہ تیرا ہے تیرا نجف ابوطالبؑ — تجھے حصول ہیں صدہا شرف ابوطالبؑ

تری طرف ترا بیٹا ترا بھتیجا ہے — زمانہ کیوں نہ ہو تیری طرف ابوطالبؑ

ہے دوست تیرا تو گوہر نگاہِ مرسلؐ میں — عدو ترا بخدا ہے خذف ابوطالبؑ

ضرور دولت کونین تیرے ہاتھ میں ہے — خدا کا ہاتھ ہے تیرا خلف ابوطالبؑ

رسولؐ تیرا بھتیجا، امام تیرے پسر — شرف پہ پائے ہیں تو نے شرف ابوطالبؑ

ہے تو رسولؐ کے پیچھے، کبھی عقب میں تو دیکھ — ہے تیرے پیچھے رسولوں کی صف ابوطالبؑ

تو ہی ہے موجدِ نعتِ نبیؐ زمانے میں — ہے تیرا سب سے یہ اچھا شغف ابوطالبؑ

جو تیرے دین پہ شک کر رہے ہیں بے دینے — خدا کا دین ہے ان پر الف ابوطالبؑ

قسیم نار و جناں کے پدر! عدو کی ترے — نمازیں ہوگئیں ساری تلف ابوطالبؑ

یہ چند شعر تری منقبت میں لکھّے کیا
ندیؔ کو مل گئے دُرِّ نجف ابوطالبؑ